کاسۂ گدائی

ہماری معیشت سود پر کھڑی ہے۔سود کو اللہ مٹاتا ہے۔لہٰذا یہ کبھی استوار نہ ہوگی۔سود اللہ اور رسولؐ سے جنگ ہے اور اس جنگ میں شکست ہمارا مقدر ہے۔عیاشی، اسراف ہے اور اسراف کارِ شیطان ہے۔کارِ شیطان کو قرآن کیدِ شیطان کہتا ہے اور اس کی ناکامی پر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ موجود ہے۔یہ مسئلہ ماہرین معاشیات اور پاکستان میں امریکی ایجنٹوں سے حل نہ ہوگا۔سود کی مروجہ اور ہر ممکنہ شکل میں ہم سود لے اور دے چکے ہیں مگر پوری نہیں پڑی اور نہ پڑے گی۔یہ اس کی نحوست ہے کہ ذلت، مسکنت اور غربت نے ہمیں کرۂ ارض پر نشانِ عبرت بنا دیا ہے۔جو آیا، اس نے کشکول توڑنے کا نعرہ لگایا مگر...... جب گیا تو پتہ چلا کہ سودی قرض پر ہمالیہ جتنے اضافے کر گیا ہے۔سارے قرضے اور امداد عیاش حکمران، بددیانت اشرافیہ اور کرپٹ انتظامیہ کھا گئی۔اب گداگروں کی غیرت انگڑائی لے رہی ہے۔کیری لوگر بل پر گرما گرمی ہوئی اور پھر ٹائیں ٹائیں فش ہوگیا۔ایوب خان نے قرضے معاف کرنے کی طرح ڈالی۔قرضہ کنگال کا معاف ہوتا ہے۔کنگال غریب ہوتا ہے۔معافی پانے والوں کی فہرست پر نظر ڈالیں تو اس میں کسی گدائے بے نوا کا نام نہ پائیں گے۔اس میں سارے کے سارے نام جاگیرداروں، صنعتکاروں اور سیاستدانوں کے ہیں۔یہ قومی مجرم ہیں۔اقتدار انہی کے گرد گھومتا ہے۔یہی قرضے لیتے اور دیتے ہیں اور یہی معاف کرتے اور معاف کراتے ہیں۔نو(9) ارب روپیہ تو اکیلا ہمیش خان ہڑپ کر گیا۔اس کا نام ای۔سی لسٹ پر تھا۔وہ اور اس کے شریک جرم پورے پروٹوکول کے ساتھ کیسے پرواز کر گئے؟ یہ کس نے بھگائے؟؟ بھگانے والے یہیں موجود ہیں۔اگر سپریم کورٹ کا ہاتھ ان کی طرف بڑھا تو وہ بھی بھاگ جائیں گے۔یہ این۔آر۔او کا کرشمہ ہے کہ سینکڑوں دامن پاک ہوگئے۔اب یہ اسی پارلیمنٹ میں اسی طرح پاس ہو جائے گا جس طرح کیری لوگر بل ہوا ہے کیونکہ اس میں بہتوں کا بھلا ہے۔یہ تو وہ واشنگ پاؤڈر ہے جو صرف دامن دھوتا ہی نہیں بلکہ ایریل کی طرح داغ بھی نکال دیتا ہے۔اس کا کمال یہ ہے کہ اسے اپنے انجام کا علم نہیں مگر اس کے فیض یافتگان نہا دھو کر عوام کی خدمت کر رہے ہیں۔ان کی معصومیت اور پاک دامنی کا اس سے بڑا سرٹیفکیٹ کیا ہوگا کہ پاک دامن عوام اور

معصوم رائے عامہ نے انہیں اپنے ووٹ کی طاقت سے اقتدار کے اعلیٰ ایوانوں میں پہنچا دیا ہے۔جیسا راجا ویسی پرجا! جب یہ ہے تو پھراین۔آر۔او کا انجام بخیر ہے۔یہ جو اس کی مخالفت میں آوازیں اٹھ رہی ہیں، اسی طرح اپنی موت آپ مرجائیں گی جس طرح اس کے پیش رو پر اٹھنے والی ہاہا کار کا ہم نے جنازہ پڑھا ہے۔

حکومت ایک ایسی باڈی ہوتی ہے جس پر تنقید کا حق بڑے سے بڑے مجرم کو بھی حاصل ہے۔لیکن عوام جو ہمیشہ غربت اور مظلومیت کا لبادہ اوڑھے پھرتے ہیں، ان کا بھی کوئی حساب کتاب ہونا چاہیے۔یہ درست ہے کہ راجہ پرویز اشرف اسمبلی کے فلور پر جھوٹ بولتے ہیں اور بجلی نہیں دیتے مگر ہم پوچھتے ہیں: کیا وہ عوام کو نماز پڑھنے سے بھی روکتے ہیں۔کیا زرداری صاحب گوالوں کو دودھ میں پانی ملانے کا حکم دیتے ہیں۔کیا وزیر اعظم نے عوام کو سچی شہادت دینے سے روکا اور جھوٹی گواہی دینے کا حکم دیا ہے۔کیا کسی گورنر نے حکم دیا ہے کہ اپنے ہی بھائی بندوں کو قتل کیا کرو۔نہیں، ہرگز نہیں! سو ہمارے نزدیک پوری قوم، الا ماشاء اللہ، قومی بربادی اور انحطاط میں برابر کی شریک ہے۔اللہ تعالیٰ افراد کو معاف فرما دیتے ہیں جبکہ قوموں کا گناہ معاف نہیں فرمایا کرتے۔ہمارے تمام ادبار، نکبت اور فلاکت کا ایک ہی حل ہے۔اسی سے معیشت سدھر سکتی ہے۔اسی سے قومی غیرت توانا ہوسکتی ہے۔اسی سے قومی ادبار مبدّل بہ اقبال ہوسکتا ہے۔اس حل سے سبھی آگاہ ہیں۔کسی کو بھول لگی ہو تو ہم بتائے دیتے ہیں۔فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿یا أیها الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافة﴾[البقرة:۲۰۸] ''اے ایمان لانے والو! پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ'' جب تک تم یہ نہ کرو گے تم کاسۂ گدائی لئے اقوام عالم کے سامنے کھڑے رہو گے اور پھر اس وقت سے بھی ڈرو جو تمہارے سر پر کھڑا ہے اور وہ یہ کہ اقوام عالم، کیا دوست، کیا دشمن، تمہیں عیاش گداگر کہہ کر تمہارے کشکول میں تھوک دیں گے۔تم کشمیر لیتے لیتے تین دریاؤں کا پانی بھی گنوا بیٹھے ہو۔تم نے قومی غیرت کا نیلام کر دیا ہے۔تم کیسے نادان ہو جو امریکی خیرات پر پلتے ہو۔آئی۔ایم۔ایف کا مال کھاتے ہو اور پھر غیرت کا نام بھی لیتے ہو۔کبھی غور ہی کرلو۔تمہاری بیٹی عافیہ صدیقی کہاں ہے؟ کوئی وقت تھا کہ ایک دخترِ اسلام کی دہائی پر محمد بن قاسم راجہ داہر پر قہر بن کر ٹوٹا تھا اور تم عافیہ کو امریکہ سے واگزار نہ کرا سکے۔تم نے اپنے قومی ہیرو کو امریکہ کی خواہش پر، ایٹم بم بنانے کے جرم میں، مجرم بنا کر رکھ دیا۔بلیک واٹر تمہارے قلب میں پنجے گاڑ رہی ہے اور تمہارا وزیر اعظم کہتا ہے وہ اس سے بے خبر ہے۔

تمہارے دانش وراغیار کے وظیفہ خوار اور اہل قلم، قلم کی عصمت تک بیچ دیتے ہیں۔تمہارے علما کا کھانا

فرقہ واریت کی آگ پر پکتا ہے۔تمہارے وطن میں امریکی، بھارتی اور روسی لابیاں تو موجود ہیں مگر کسی اسلامی لابی کا نام بھی بتاؤ۔ جو قوت تم نے دشمن کے خلاف حاصل کی تھی، وہ اپنے ہی اہل وطن کے خلاف برت رہے ہو۔ہم اس جنگ کو اپنی یا پرائی نہیں کہتے بلکہ اسے اپنی شامت اعمال اور اللہ کا عذاب کہتے ہیں۔ ہماری بہادر افواج کا خون اپنے ملک کے اندر بہہ رہا ہے۔ یہ تمہاری غلط پالیسیوں کا کڑوا پھل ہے۔ جب تم سے کچھ بن نہیں پاتا تو دینی مدارس کے خلاف لٹھ اٹھا لیتے ہو۔ یاد رکھو! دینی مدارس، اسلام کا آخری قلعہ ہیں۔ امریکہ اس قلعہ کو مسمار کرنا چاہتا ہے۔ وہ جس طرح تمہارے ایٹم بم کے پیچھے پڑا ہے۔ اسی طرح تمہارے نصاب تعلیم کا دشمن ہے۔ تمہیں معلوم ہے کیری لوگر بل کی ایک شرط یہ ہے کہ امریکہ تمہارے نصاب کی بھی مائیکرو مینجمنٹ کرے گا۔ یہ کس کی پالیسی کا اثر ہے۔ یہ جرم کس نے کیا تھا؟ مشرف نے! اسی کا اثر ہے کہ ہماری قومی اور ملی شوکت کا مرکز جی۔ ایچ۔ کیو خودکش حملوں کی زد میں ہے۔

یہ بہت بڑا چیلنج ہے۔ اس پالیسی کو بدلنے کیلئے کسی بڑے آدمی کی ضرورت ہے جو کہیں دور دور تک نظر نہیں آتا۔ اگر قوم اجتماعی توبہ کرے۔ اپنی اسلامی حمیت کو زندہ کرے۔ سود کو ترک کرے۔ مسجدوں کو آباد اور ناچ گھروں کو بے آباد کرے۔ کرکٹ اور دیگر لہو ولعب سے باز آئے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کچھ دور نہیں۔ کسی بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کی ایک دعا کی قبولیت کا وعدہ کریں تو بھلا ہو کیا مانگیں گے تو انہوں نے جواب دیا: ''نیک حکمران!'' ہم اپنی گزارشات اس دعا پر ختم کرتے ہیں: ''اے اللہ ہمیں ایک نیک حکمران عطا فرما''۔

؎ ایں دعا از من و جملہ جہاں آمین باد

موت العالم موت العالم

اہل حدیث کے نامور فرزند، ممتاز مذہبی سکالر پروفیسر عبدالجبار شاکر کا سانحہ ارتحال

ڈائریکٹر الدعوۃ اکیڈمی، خطیب فیصل مسجد اسلام آباد، اقبال شناس، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے سیرت سٹڈی سنٹر کے ڈائریکٹر، منفرد اسلوب نگارش کے مالک، ماہر اقبالیات، ممتاز مذہبی سکالر پروفیسر عبدالجبار شاکر 62 برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جہلم سے ان کی نماز جنازہ میں رئیس الجامعہ، شیخ الحدیث مولانا محمد اکرم جمیل، مدیر التعلیم مولانا محمد عبداللہ اور قاری عبدالرشید نے شرکت کی۔ وہ عارضہ قلب میں مبتلا تھے اور بائی پاس آپریشن کے سلسلے میں اسلام آباد کے مقامی ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ جہاں دوران آپریشن وہ اللہ کو پیارے ہوگئے۔ وہ فاضل درس نظامی، لاء گریجوایٹ اور اقبالیات میں ایم فل تھے۔ وہ اردو کے پروفیسر تھے اور مختلف کالجز میں تدریسی خدمات انجام دینے کے علاوہ کافی عرصہ تک ڈی جی پبلک لائبریریز بھی رہے۔ انہوں نے درجنوں کتابوں کے مقدمے اور دیباچے لکھے، بے شمار ٹیوی پروگراموں میں علمی اور ادبی موضوعات پر لیکچر